افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی
ضبط: مولانا عبدالقیوم حقانی

نظام اکل وشرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

ٹڈی کے اقسام، قرآن وحدیث میں ان کا تذکرہ واحکام، جلالہ حیوان کے گوشت اور دودھ کے استعمال کا شرعی حکم

باب ماجاء فی اکل الجراد

عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ انہ سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات ناکل الجراد۔

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا کہ آیا وہ حلال ہے یا حرام؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوے کئے ہیں ہم ان غزووں میں ٹڈی کھاتے تھے باب کی دوسری روایت میں سات غزووں کا ذکر آیا ہے اور بعض میں مطلق غزوات کا۔

ٹڈی کھانے کا شرعی حکم اس باب کی غرض انعقاد الجراد یعنی ٹڈی کے کھانے کا جواز بیان کرنا ہے واحد کے لیے جرادۃ استعمال ہوتا ہے جرادۃ کا اطلاق مونث اور مذکر دونوں پر ہوتا ہے اس میں تا تانیث کے لیے نہیں بلکہ وحدت کی ہے جس طرح نملۃ اور حمامۃ کا استعمال ہوتا ہے بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جردؔ سے مشتق ہے جرد کے معنی روشن ہونے چمکدار اور بوسیدہ وبیکار کے بھی آتے ہیں تاہم اصطلاح میں مادہ ٹڈی جب کالے رنگ کی ہو جائے تو اس وقت اس پر جرادۃ کا اطلاق ہوگا ورنہ جب یہ پیدا ہوتی ہے تو اس کا نام الدبی ہوتا ہے جب کچھ بڑی ہو جاتی ہے اور پر نکل آتے ہیں تو اس کو غوغا کہتے ہیں۔

ٹڈیوں کے اقسام ٹڈی کی بھی دسیوں اور بیسیوں اقسام ہیں مگر دو اس میں زیادہ مشہور ہیں بری ٹڈی اور

بحری ٹڈی بھی ان کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں بڑی بھی ہوتی ہیں اور چھوٹی بھی سرخ رنگ والی بھی ہوتی ہیں بعض کا رنگ زرد ہوتا ہے اور بعض سفید رنگ والی ہوتی ہیں۔
باب ہذا میں بیان صرف بری ٹڈی کا کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں ٹڈیوں کی ایک مثال

قرآن مجید میں بھی روز محشر میں انسان کے اٹھنے یا اٹھائے جانے کو جراد یعنی ٹڈیوں سے تشبیہ دی گئی ہے قیامت کے روز جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور لوگ ابتلاء و مصیبت اور پریشانی و وحشت کی وجہ سے ہر طرف پھیل جائیں گے اس حالت کا قرآن مجید نے یوں نقشہ بیان فرمایا ہے یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے الجراد یعنی ٹڈیوں کا لشکر ہے جو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

ٹڈیوں کی منظم زندگی

ٹڈی ان پرندوں میں سے ہے جو ایک ساتھ پرواز کرتے ہیں ان کا اپنا نظام اور اپنی ڈسپلن ہوتی ہے ایک منظم لشکر کی طرح ایک ساتھ پرواز کرتی ہیں سب اپنے آقا یا امیر لشکر کی مطیع و فرمانبردار ہوتی ہیں جب امیر پرواز کرتا ہے تو یہ سب محو پرواز ہوتی ہیں امیر قیام کرے تو سب اتر جاتی ہیں۔

ٹڈیوں کا لعاب نباتات کے لیے زہر اور سم قاتل ہے جب وہ کسی پودے پر پڑجائے تو وہ خشک ہو جاتا ہے یہ جس کھیت میں پہنچتی ہیں اس کو تباہ کر دیتی ہیں۔

احادیث میں ٹڈیوں کا ذکر

ایک حدیث میں ٹڈیوں کو اکبر جنود اللہ یعنی پرندوں میں سب سے بڑا لشکر قرار دیا گیا ہے یہ لشکر اس لیے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت سے ناراض ہوتے ہیں اور غضب ہوتا ہے تو ان پر ٹڈیوں کے لشکر کے لشکر بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اس قوم کے کھیتوں، فصلوں، میووں اور اناج کو کھا جائیں جس سے ان میں قحط پھیل جاتا ہے سابقہ زمانوں میں جب ٹڈیوں نے فصلوں اور اناج کو چاٹ کر تباہی مچائی تو وہاں ایسا قحط آیا کہ انسان انسان کو کھانے لگا امام نووی نے جراد کے کھانے کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے

احادیث میں بھی مختلف حیثیتوں سے ٹڈیوں کا ذکر ملتا ہے مثلاً بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے آپ پر حق تعالیٰ نے سونے کی ٹڈی کی بارش فرمائی آپؑ ان کو اپنے دامن میں سمیٹنے لگے تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا ہم نے تم کو ان سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! لیکن برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں علامہ دمیری نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ

نے ایک ہزار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے جن میں سے چھ سو دریا میں رہتی ہیں اور چار سو خشکی ہیں ۔ جب حق تعالیٰ مخلوق کو فنا کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو سب سے پہلے ٹڈیاں فنا کی جائیں گی پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے دیگر مخلوقات ،
امام دمیری نے ابن میبرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اکثر ٹڈی کا گوشت اور پھلوں کا گودہ ستعمال فرمایا کرتے تھے اور اپنے آپ سے خطاب کر کے فرماتے کہ اے یحییٰ ! تو کس قدر خوش نصیب ہے کہ تو اکثر ٹڈی کا گوشت اور پھلوں کا گودا کھاتا ہے ۔

ایک دلچسپ لطیفہ امام اصمعیؒ کی روایت ہے کہ جب وہ ایک دیہات میں پہنچے تو دیکھا کہ کسان گیہوں کی کاشت کر رہا ہے اور گیہوں کی بالیں ہوا میں لہرا رہی ہیں اچانک ٹڈی دل آیا تو یہ شخص ٹڈی کے آنے کی وجہ سے کافی پریشان ہو گیا اور جب اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرے تو اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کر دیئے ۔

مرّ الجراد علی زرعی فقلت لہ — لا تاکلن ولا تشتغل بافساد

نقام منھم خطیب فوق سنبلۃ — انا علی سفرٍ لا بد من زاد

ٹڈیاں میرے کھیتوں میں آئیں تو میں ان سے کہنے لگا کہ ان کو مت کھاؤ ! اور میرے لیے فساد و بربادی نہ پیدا کرو تو ایک خوشہ پر بیٹھے ہوئے ان کے خطیب نے جواباً کہا ہم سفر میں ہیں اور سفر میں توشہ ضروری ہے ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جسے حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے ۔

اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ	ہمارے لیے دو بغیر ذبح کے مری ہوئی چیزیں اور
الْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ	دو خون حلال ہیں بغیر ذبح کے مری ہوئی دو
الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ ۔	چیزیں مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی
(احمد ابن ماجہ دار قطنی)	اور تلی ہیں (کہ یہ دونوں اصل میں بستہ خون ہیں نہ کہ گوشت ۔

ے ہوئے جانور جو شرعی طریقہ سے ذبح نہ ہوں تب بھی وہ امت کے لیے حلال ہیں ایک السمک یعنی مچھلی جو شرعی جوان ہے دوسرا الجراد یعنی ٹڈی جو ذبح کئے بغیر مسلمان کھا سکتے ہیں اس پر تمام ائمہ مسالک کا اتفاق ہے کہ ٹڈی حلال ہے ں کا گوشت مباح ہے اور اس کا کھانا جائز ہے خواہ وہ خود مرگئی ہو یا اس کو ذبح کیا گیا ہو یا شکار کے ذریعہ ری ہو اور شکار بھی عام ہے کسی مسلمان نے کیا ہو یا غیر مسلم نے اور یہ خواہ اس سے کچھ کاٹا جائے یا نہیں ، وہ بہر حال حلال ہے البتہ امام احمد بن حنبل کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر ٹھنڈک کی شدت سے وہ حلال ہوئی ہے تو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اور امام مالکؒ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ٹڈی کے سر کو جدا کر دیا گیا تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے ۔

حضورؐ سے ٹڈی کھانا ثابت نہیں

اب یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی دستر خوان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھائی ہوں البتہ یہ ثابت ہے کہ آپؐ کے قافلہ جہاد میں جانے والے رفقا ٹڈیاں کھاتے تھے اور یہ بات آپؐ کے علم میں تھی البتہ ایک روایت میں معیت کی تصریح ہے کہ حضورؐ نے ہمارے ساتھ کھاتے یا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے کنا نأکل معه الجراد (متفق علیہ) مگر یہ لفظ معه نہ تو مسلم کی اصل روایت میں ہے اور نہ جامع ترمذی میں، بلکہ اس حدیث کو جن جن محدثین نے نقل کیا ہے ان میں سے اکثر کی روایت اس لفظ سے خالی ہے تاہم جن محدثین نے اپنی روایات میں یہ لفظ "معه"، نقل کیا ہے وہ بھی مراد اس کی یہ لیتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ہمراہ رہتے ہوئے ٹڈی کھاتے تھے اور آپؐ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اور حضورؐ ساتھ ٹڈی کھاتے تھے شارحین حدیث نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تاویل اگرچہ حدیث میں منقول الفاظ کے ظاہری مفہوم کے خلاف ہے مگر یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ قطعاً ثابت ہے کہ حضورؐ نے ٹڈی نہیں کھائی ہے بلکہ ایک روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا اکلہ ولا احرمہ (ابوداؤد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے (کھانے اور اس کی حقیقت) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا ٹڈیاں پرندوں میں سب سے بڑا لشکر ہے نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ شرعاً اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ائمہ متبوعین کہتے ہیں کہ باب کی اس روایت سے تقریراً گویا ٹڈی کا کھانا ثابت ہوجاتا ہے مگر یہ ثبوت قولاً اور فعلاً نہیں غزوت حال کوئی مصاحباست غزوات نأکل الجراد جب کچھ نہ ملتا تو ہم ٹڈی ہی کھاتے تھے۔

بعض الفاظ حدیث کی تشریح

ھکذا روی سفیان یعنی سفیان بن عیینہ بھی یعفور سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں اس جانب اشارہ ہے کہ اس سے قبل جو سند میں سفیان کا ذکر آیا ہے وہ سفیان ثوری ہے سفیان بن عیینہ نہیں ہے سفیان ثوری کی روایت میں ست (چھ) غزوات کا ذکر ہے اور سفیان بن عیینہ کی روایت میں سبع رسات (غزوات) کا ذکر آیا ہے۔

ایک اشکال اور اس کا حل

سبع غزوات، اشکال پہلی روایت میں چھ اور اس روایت میں سات غزوات کا ذکر ہے جو بظاہر تعارض یا تناقض ہے جواب ظاہر ہے کہ رواۃ کا مقصد عدد کی تنصیص اور تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے کیونکہ تیسری روایت حضرت شعبہ کی ہے جس میں مطلقاً غزوات کا لفظ آیا ہے۔

نیز تنصیص بالعدد سے نفی ماعدا لازم نہیں آتی۔ لہٰذا جس روایت میں چھ کا ذکر ہے اس سے سات کی نفی اور جس میں سات کا ذکر ہے اس سے چھ کی نفی لازم نہیں آتی۔

(۲) بعض حضرات نے یہ توجیہ بھی کی ہے کہ بڑے غزوات کی تعداد چھ تھی اور ساتواں گویا سریہ تھا دوسری روایت میں اس کو گنا گیا تو سات کی تعداد بتائی گئی پہلی روایت میں اس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تو چھ بتائی۔

باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالۃ والبانہا

عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا عن ابن عباس رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المجثمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب من فی السقاء

حضرت ابن عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینگنی گوبر وغیرہ نجاست کھانے والے جانوروں کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جانور سے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور مینگنی گوبر وغیرہ نجاست کھانے والا جانور کا دودھ پینے سے اور مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

جلالہ کا لغوی معنی اور توضیح جلالۃ جلت سے ہے جلہ (بعرۃ) مینگنی کو کہتے ہیں اس کو عذرہ بھی کہتے ہیں اگر مطلق بولا جائے بکری اور اونٹ کے گوبر پر اس کا اطلاق آتا ہے تاہم محدثین نے اس میں فرق بھی کیا ہے عذرہ انسان کے بعیر، بعر، بعیر (اونٹ کے گوبر کو کہتے ہیں بہر حال یہ مختلف قسم کے قاذورات (جلہ، بعرہ، عذرہ، قاذورہ) کے نام ہیں ابن حزم کہتے ہیں کہ جلالہ صرف چوپاؤں کے گوبر کے ساتھ خاص ہے مگر صحیح اور معروف یہ ہے کہ اس میں تعمیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے اگر حیوان کا اکثر چارہ نجاست ہو تو وہ جلالہ ہے اور اگر چارے کا اکثر حصہ طاہر ہے وہ حیوان جلالہ کے حکم میں نہیں آتا امام نووی نے اسی کی تصحیح کی ہے مگر ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ کسی حیوان پر جلالہ کا حکم کثرت اور قلت چارہ کی بنا پہ نہیں لگایا جائے گا بلکہ رائحہ یعنی بو کا اعتبار کریں گے اگر اس کے گوشت سے پکائے جانے والے سالن، گوشت اور رنگ میں تغیر آجاتا ہے اور اس سے بدبو جاتی ہے تو وہ جلالہ ہے ورنہ نہیں۔

جلالہ کے مصداق میں تعمیم ہے بہر حال الجلالۃ اس حیوان کو کہتے ہیں الذی یاکل الجلالۃ جو گندگی کھاتا ہے جلالۃ میں "تا" تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہے کہ گائے بکری یا اونٹنی ہو تو کہا جاتا ہے ابل جلالۃ، بقر جلالۃ لفظ واحد جمع پر بھی دلالت کرتا ہے وسواء فی الجلالۃ البقر والغنم والابل وغیرھا کالدجاج۔

جس طرح علامۃ میں تائے مبالغہ ہے اگر مرد ہو تو کہتے ہیں رجل علامۃ اور عورت ہو تو کہتے ہیں امرأۃ علامۃ جیسے عربی میں کہتے ہیں الداہیۃ الکبیر، یہاں پر تائے تانیث نہیں بلکہ مبالغہ کی تا ہے، یہاں بھی الجلالہ سے مراد وہ حیوان ہے جو زیادہ تر کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں، قاذورات اور گندگی و نجاسات میں منہ مارتا پھرے خواہ وہ مرغی ہو گائے بھینس ہو بکری اونٹنی ہو سب ہو سکتے ہیں۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا (یعنی ان کے گوشت اور دودھ کا حکم ایک جیسا ہے ایسا حیوان جلالۃ کا مصداق تب بنے گا جب اس کے پسینے سے بھی بو آئے اور دودھ سے بھی تو ایسے حیوان کے گوشت کا جو جلالہ کا مصداق ہو کھانا اور اس کا دودھ پینا جائز ہے یا نہیں

حرمت کی دو قسمیں

مگر یاد رہے یہ احکام اس حیوان کے بارے میں ہیں جو ذاتاً یعنی فی نفسہٖ تو حلال ہیں مگر لغیرہ ان کا حکم بدل جاتا ہے حرمت کی دو قسمیں ہیں ایک محرم لذاتہ اور دوسرا محرم لغیرہ، خنزیر، کتا وغیرہ محرم لذاتہ ہیں ان میں اخلاقی برائیاں، بہیمیت اور درندگی اور خلقتاً ایسے مفسدات و مضرات ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی حرمت کا حکم دے دیا ہے وہ دھونے اور صاف کرنے سے بھی حلال نہیں ہوتے۔ ایک حیوان ایسا ہے کہ فی نفسہٖ حلال ہے پاک ہے جلالہ بھی نہیں گندگی بھی نہیں کھاتا بدبو بھی نہیں ہے مگر پھر بھی اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ وہ مملوک الغیر ہے کہ محرم لعارض ہے

اسی طرح جلالہ کا حکم ہے کہ حرمت اس میں ذاتی نہیں ہے بلکہ عارض کی وجہ سے ہے اس نے گندگی کھائی ہے نجاست پر پھرتا رہا اس کے وجود، اس کے جسم کے رگ و ریشہ میں گندگی سرایت کر گئی ہے اسی سے غذا بنتی ہے لہٰذا اس کا کھانا بھی اس وقت تک ممنوع ہے جب تک کہ ماکولہ یعنی کھائی گئی نجاست کے اثرات باقی ہیں تو یہ حرمت لغیرہ ہے اس جانب اشارہ ہے کہ اس کی تطہیر کے طریقے اختیار کر لو۔

جلالہ حیوان کے دودھ اور گوشت کا حکم

لہٰذا ایسے حیوان کے گوشت کو کھانے کے قابل بنانے اور اس کے گوشت کو استعمال میں لانے کے لیے وہ تمام تدبیریں اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جس سے نجاست کے اثرات زائل ہوتے ہیں۔

بیان مذاہب

جلالہ کے گوشت کھانے میں ائمہ نے اختلاف کیا ہے امام شافعی احمد بن حنبل اور اصحاب الرائے نے اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ جلالہ حیوان کو نجاسات اور گندگیوں کے اثرات سے پاک کرنے کے لیے چند یوم محبوس کیا جائے اسی دوران اسے پاک چارہ کھلایا جائے ستھرا پانی پلایا جائے جب اس کا گوشت پاک ہو جائے

تو اس کے کھانے میں کوئی قباحت اور کراہت نہیں ہے تاہم بہتر ہے کہ اسے پکانے سے قبل ایک مرتبہ دھو لیا جائے۔

امام حسن بصری کی رائے تھی کہ جلالہ کا گوشت پاک ہے وہ لحوم جلالہ (گوشت) کے کھانے میں کراہت کا حکم نہیں دیتے تھے۔

بہر حال جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جلالہ حیوان کے گوشت اور دودھ کو کھانے کے قابل بنانے کے لیے کچھ مدت کے لیے گندگی اور نجاست سے علیحدہ کر دیا جائے ابن رسلان شرح السنہ میں فرماتے ہیں لیس للحبس مدة مقدرة یعنی جلالہ حیوان کو محبوس کرنے اور نجاست کے کھانے سے بچائے رکھنے کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔

مگر اکثر فقہاء کی رائے یہی ہے کہ جلالہ حیوان کو محبوس کیا جائے اور اس کے لیے زمانہ بھی مقرر ہے۔ مثلاً مرغی کے بارے میں تو صاحبین فرماتے ہیں کہ اس کو تین روز کے لیے بند کرلو تاکہ غلاظتوں اور نجاسات کے کھانے سے اجتناب ہو اس کے بعد اسے ذبح کیا جائے۔ بکری ہے تو سات روز تک اور گائے اور اونٹ کو چالیس روز تک گندگی اور نجاست کے کھانے سے بچایا جائے باندھا جائے اور اس کو پاک اور ستھری غذائیں اور طاہر چارہ مہیا کیا جائے۔

رائے مبتلابہ کی معتبر ہے

امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جلالہ حیوان کی تطہیر میں بھی مبتلی بہ کی رائے معتبر ہے جب مبتلی بہ کی تسلی ہوگئی کہ یہ چیز اتنے روز تک بندش سے پاک ہوگئی تو اس کے لیے اس کے گوشت اور دودھ کے استعمال میں کراہت باقی نہیں رہی۔

موجودہ دور میں اس کے جدید طریقے بھی آئے ہیں جلاب دیا جاتا ہے ٹیکے لگائے جاتے ہیں نیز اور زود اثر ادویات کھلائی جاتی ہیں معدہ کی صفائی کا انتظام کیا جاتا ہے یہ سب طریقے درست ہیں جب مبتلی بہ کو اس سے اطمینان حاصل ہو جائے تو اسکی کراہت کا حکم باقی نہیں رہتا۔

ابوداؤد کی ایک روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ نہی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجلالة فی الابل ان یرکب علیها او یشرب من البانها اس نہی کی علت شارحین حدیث نے یہ بیان کی ہے کہ سواری کی صورت میں اسے پسینہ آئے گا جو لا محالہ کپڑوں کی تلویث کا باعث بنے گا البتہ جب حبس کی صورت میں تطہیر ہو جائے تو رکوب یعنی سوار ہو جانا بھی مکروہ نہیں ہے۔

مشکیزے گھڑے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کا حکم

وعن الشرب من فی السقاء، مشکیزہ کے منہ پر منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیئے۔

یہی حکم ملکے لوٹے کا بھی ہے گھڑے کا بھی اور صراحی کا بھی ہے اس سے اگرچہ پانی نجس نہیں ہوتا مگر دوسرے لوگوں کی طبیعت میں کراہت آتی ہے اور اگر پینے والے کا منہ پہلے سے آلودہ ہے بیمار ہے بدبودار ہے تو پھر تو بطریق اولی اجتناب چاہیئے آج کل تو پان کھایا جاتا ہے سیگرٹ پیئے جاتے ہیں نسوار منہ میں رکھی جاتی ہے تو لامحالہ یہ چیزیں مشکیزہ کے منہ کو بھی متاثر کریں گی، ملوث اور بدبودار کر دیں گے دوسرا اگر اس سے پانی برتن میں بھی لے گا تب بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں گے اور یہ ایذا مسلم ہے جو شرعاً حرام ہے۔

دوسرا یہ احتمال بھی ہے کہ مشکیزہ یا گھڑا یا صراحی، وہ تو ایک بڑی چیز ہے اس میں ہو سکتا ہے کہ غفلت سے اس کا منہ نہ ڈھکا گیا ہو اور کوئی موذی حیوان گھس گیا ہو، سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ اور وہ منہ لگا کر پینے والے کو نقصان دے دیں شریعت کے اس حکم میں پینے والے کا بھی فائدہ ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی فائدہ ہے۔

باقی وہی مجثمہ حیوان کی بات اور اس کا شرعی حکم اور تفصیلی بحث، تو وہ گذشتہ باب میں تفصیل سے عرض کر دی تھی یہاں تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔

معروف سکالر حضرت مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم کی آخری تصنیف

حقانی کتابیں

حقانی تصنیفات و تالیفات پر علمی و ادبی جائزہ مطالعہ و تعارف، تجزیہ و تبصرہ تنقید و تحقیق فکری استقلال کی دعوت، اسلامی انقلاب کی منفرد آواز، فکر و عمل کے نئے زاویے اور بہترین علمی افادات کے بعض مخفی گوشوں کا اظہار ——
ایک دیدہ ور کی نظر، ایک ادیب کا بیان اور ایک مورخ کی زبان الغرض علمی ادبی تاریخی درسی تبلیغی اور تحقیقی ذوق رکھنے والے احباب کے لیے ایک انمول سوغات
عمدہ کتابت، شاندار طباعت قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۴۵ روپے ادنیٰ ایڈیشن ۲۵ روپے

ادارۃ العلم والتحقیق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سرحد